واقفاتِ نَو بچیوں سے سوال و جواب

بعدازاں حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ بدعات کے اوپر بہت کچھ کہا ہے تم لوگوں نے۔ بدعت کیا ہے؟ ایسی باتیں جو نئی نئی ایجاد کی جائیں، دین میں شامل کر دی جائیں، جن کے بارے میں کوئی احکام نہیں ہیں بلکہ منع کی گئی ہیں۔ اب یہاں مجھے پتہ لگا ہے کہ ایک مہندی تھی۔ میں نے ان لوگوں کو ہال کی اجازت دی ہوئی ہے جن کے گھر چھوٹے ہیں۔ اول تو جرمنی میں اتنے چھوٹے گھر نہیں ہیں۔ جن کے بہت بڑے خاندان ہیں سو یا ڈیڑھ سو آدمی رہتے ہیں ان خاندانوں کے لئے شاید گھر چھوٹے ہو جائیں یا لڑکی کی سہیلیاں ہوں تو۔ اس کے لئے میں نے کہا تھا کہ آپ لوگ چھوٹی سی جگہ لے کر مہندی کرسکتے ہیں۔ تو اس کا بعض لوگوں نے یہ فائدہ اٹھایا کہ بڑے بڑے ہال لینے شروع کر دیئے۔ پھر بہانے یہ بنائے کہ آمین کے نام پر بڑی بڑی دعوتیں کرنی شروع کر دیں دوسروں کو بھی بلانا شروع کر دیا کہ ہم نے آمین کی ہے۔ کسی نے آمین کے نام پر سالگرہ شروع کر دی۔ تو اس طرح کی جو بدعتیں ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ فی الحال تو میں نے کوئی سختی نہیں کی اس مہندی والی بات پر لیکن آئندہ ضرور ہو جائے گی جو آمینیں اور اس طرح کی دوسری بدعات شامل کر لیتی ہیں مہندی کے نام پر یا آمین کے نام پر مہندیاں۔ جو بڑے خاندان ہیں وہاں شادی سے ایک دن پہلے ایک دن کے لئے رشتہ داروں کو کھانے پر بلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اب یہ مسئلہ بن گیا ہے کہ شادی پر خرچ کم آتا ہے، شادی کی رونقیں کم ہوتی ہیں، شادی کی اہمیت کم ہو گئی ہے اور جو مہندی ہے اس کی اہمیت شادی کے اوپر چھا گئی ہے۔ اسلام میں صرف دو چیزوں کی اجازت ہے۔ شادی کی دعوت اور ولیمہ۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی آئے کپڑوں پر رنگ لگا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا میری شادی ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ولیمہ کیا ہے؟ عرض کیا نہیں، پیسے نہیں ہیں غریب آدمی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہے بکری کے ایک پائے کا ولیمہ کرو لیکن کچھ نہ کچھ لوگوں کو ضرور بلانا چاہئے۔ اپنے قریبیوں کو، اپنے رشتہ داروں کو کھلا دو۔ اس وقت اس کی اہمیت ہے۔ کہیں نہیں آیا کہ تم نے مہندی کی تھی کہ نہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت واقفاتِ نَو کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ **ہم سمجھتے ہیں کہ آئندہ بھی نبی آسکتا ہے اور یہ بھی ایمان ہے کہ خلافت ہمیشہ قائم رہے گی۔ اگر نبی بھی آسکتا ہے اور خلافت بھی تا قیامت چلے گی تو دونوں باتیں کس طرح ٹھیک ہو سکتی ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے جتنا پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ میرے اور مسیح کے درمیان میں کوئی نبی نہیں۔ مسیح موعود جو آئے گا وہ نبی ہوگا۔ پھر تیسری چیز یہ ہے کہ نبی آسکتا ہے۔ ''سکتا ہے'' اور ''آئے گا'' میں بڑا فرق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے، اللہ تعالیٰ کی طاقت ہے، بھیجنا چاہے تو بھیج سکتا ہے۔ پرانے زمانے میں جو انبیاء تھے مثلاً بنی اسرائیل کے وہ شریعت کو لے کر آتے تھے وہ خلفاء ہی تھے۔ خلافت بھی نبوت کے رنگ میں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو بھی خاتم الخلفاء کہا ہے کہ میرے پہ آ کے خلافت ختم ہو گئی۔ اب میرے ذریعے سے خلافت جاری ہوئی اور جو جاری ہوگی وہ میرے ذریعے سے جاری ہوگی۔ ایک خلافت کی، مقام نبوت کے لحاظ سے جو انتہا ہو سکتی تھی وہ آپ پر ہوئی۔ ہو سکتا ہے کوئی نبی آجائے لیکن اس کا مقام بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کم ہوگا۔ یہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تم لوگوں کی حالتیں نہ بدلیں اور اس طرح احمد کی جو شان ہے اور جو پیار محبت سے سمجھایا جاتا ہے اس پہ عمل نہ کرو گے پھر ہو سکتا ہے کہ آخری زمانے میں کوئی ایسا نبی آئے جو ڈنڈا چلائے تم پر۔ تو یہ ایک امکان بیان کیا گیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کو محدود نہیں کرسکتے۔ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے تو وہ خدا کو پیدا کرنے پر بھی قادر ہے؟۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت وہاں دکھاتا ہے جہاں اس کی شان بلند رہے۔ یہاں تو نبوت کا مقام ہے۔ آسکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس وقت کے خلیفہ کو وہ مقام دے دے۔ پہلے بھی تو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ اپنا خلیفہ بنا کر گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی بھی بنایا ہوا تھا۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ **مَیں سیکرٹری تبلیغ ہوں۔ مجھے دوسری دفعہ موقع مل رہا ہے کہ مَیں ایک آرٹیکل لکھوں۔ مَیں نے پہلی مرتبہ جماعت کے تعارف کے بارہ میں لکھا تھا اور اس میں ہیومینیٹی فرسٹ اور لجنہ اماءاللہ کے بارے میں لکھا تھا۔ دوسری مرتبہ کس موضوع پر آرٹیکل لکھنا چاہئے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسلام کی خوبیوں کے بارہ میں لکھو کہ اسلام امن اور پیار کا پیغام دیتا ہے۔ پھر اگلا لکھنا کہ امن اور پیار کا جو پیغام ہے اس کو اس زمانے میں لانے والا کون ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور وہی پیغام ہم آگے پہنچاتے ہیں اور یہی اسلام ہے۔ پھر لوگوں کے رویے دیکھ دیکھ کر آگے آرٹیکل لکھتی جاؤ۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ **عورتوں کا اس معاشرہ میں ضرورت کے تحت باہر نکلنا اور مردوں سے رابطہ کرنا بعض دفعہ ضروری ہو جاتا ہے۔ نیز اگر مرد شک کی نظر سے دیکھے تو اس بارہ میں کیا ہدایت ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا علاج کے لئے جانا ہے ڈاکٹر کے پاس وہ مجبوری ہے، سودا سلف کے لئے جانا ہے، بازار میں شاپنگ کے لئے جانا ہے۔ مجبوری ہے تو جاؤ کس نے روکا ہے لیکن حیادار لباس پہن کے جاؤ۔ مرد شک کی نظر سے دیکھتے ہیں تو ظاہر ہے، خاوند دیکھتے ہیں، بھائی دیکھتے ہیں یا باپ دیکھتے ہیں تو ان کی اصلاح کرواور ان کے لئے دعا کرو۔ اگر تم پاک صاف ہو، ضمیر صاف ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ غیر مردوں سے بات بھی کرنی ہے تو اپنے لہجے کو اتنا سخت کر کے عورت بولے کہ کسی کے دل میں غلط خیال پیدا نہ ہو۔ اگر تم سڑک پر کھڑی ہو کر دوستانہ انداز میں کسی واقف کار سے یا دکاندار سے باتیں کرنے لگ جاؤ گی تو وہ شک کی نظر سے تمہیں دیکھیں گے۔ لیکن اگر تمہارا اپنا رویہ غیر مردوں سے ایسا سخت ہوگا حدیث کے مطابق تا کہ کسی کو جرأت نہ ہو تو پھر ٹھیک ہے۔

☆ ایک واقفہ نَو نے عرض کی کہ **حضور انور نے خلافت کی صد سالہ جوبلی کے خطاب میں فرمایا تھا کہ کسی نے حضور کو لکھا کہ خلافت کے سو سال پورے ہونے پر بہت خوشی ہے لیکن اس کے ساتھ بہت فکر کرنے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے دُور ہٹ رہے ہیں۔ حضور ہمیں بتائیں کہ ہم اپنی اس فکر کو کس طرح دُور کر سکتے ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنی حالتوں کو ٹھیک رکھو اور تقویٰ کے قریب رہو۔ تقویٰ پر چلو۔ جو اسلام کی تعلیم ہے اس کے مطابق چلو۔ سنت پر عمل کرو اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ارشادات فرمائے ہیں ان کے مطابق چلو تو تبھی ہم قریب رہ سکتے ہیں۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ **شادی کے سلسلہ میں استخارہ کی کیا اہمیت ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی لینے کے لئے استخارہ کا حکم ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر استخارہ یا ہر دعا کے بعد ضرور خواب بھی آئے اور جب تک خواب نہ آئے تم کہو کہ نہیں۔ اگر دل کو کسی بارے میں تسلی ہو جاتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء ہے۔ رات کو نماز کے بعد خاص طور پر دو نفل پڑھ کے کسی مقصد کے لئے دعا کرو اور پھر سو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ سے یہ مدد مانگو کہ اگر یہ رشتہ میرے لئے بہتر ہے تو میرے دل میں تسکین اور سکون پیدا کر دے اور اگر بہتر نہیں تو روک ڈال دے اور اس رشتے کے بارے میں میرے ماں باپ کے دل میں سے بھی نکال دے اور میرے دل میں سے بھی نکال دے۔ یہی مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ کبھی ماں راضی ہو جاتی ہے تو کبھی باپ راضی ہو جاتا ہے اور کبھی خود لڑکی کی مرضی ہوتی ہے۔ سارے راضی ہو جائیں تو زیادہ اچھا ہے۔

☆ واقفہ نَو نے سوال کیا کہ **کس کو استخارہ کرنا چاہئے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لڑکی کو خود کرنا چاہئے۔ حضرت اماں جانؓ فرمایا کرتی تھیں کہ جب لڑکیاں چھ سات سال کی ہو جائیں تو اپنے نیک نصیب کے لئے دعا کرنی شروع کر دیں۔ تو ہر لڑکی کو اپنے نیک نصیب کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ جب بھی ایسا وقت آئے جب ان کا رشتہ آئے تو جو بہتر ہو وہ ہو۔ یہ نہیں کہ فلاں کے پاس پیسے ہیں، فلاں کے پاس عہدہ ہے، فلاں کے پاس ملازمت ہے، فلاں خاندان اچھا ہے تو میں نے رشتہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، غیب کا علم اس کو ہے، وہ جس کے لئے جو بہتر سمجھتا ہے اس کے مطابق کرو۔ باقی چھوٹی چھوٹی باتیں تو رشتوں کے بعد بھی ہو جاتی ہیں۔ پھر ان کو Ignore بھی کرنا چاہئے۔ پھر یہ ہے کہ غیر متعلقہ لوگ جو ہیں جن کا کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوتا ان سے بھی استخارہ کروالینا چاہئے۔ ان کو بھی بعض دفعہ کوئی خواب آجاتی ہے یا کوئی نہ کوئی پیغام مل جاتا ہے۔

☆ ایک واقفہ نَو نے پوچھا کہ **یہاں Father Day اور Mother Day منایا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات کنڈرگارٹن سے بچوں کے ذریعہ تحائف بھی بھجوائے جاتے ہیں اس بارہ میں کیا ہدایت ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تحفے بیشک لے لیا کرو۔ لیکن اسلام تو کہتا ہے کہ ہر دن Mother Day ہے۔ تم ہر روز Mother Day منایا کرو۔ لندن میں ایک فنکشن تھا۔ مسجد کا افتتاح تھا۔ انگریز بھی آئے ہوئے تھے اور اس دن Mother Day بھی تھا۔ تو میں نے ان سے کہا کہ تمہارا Mother Day آج ہے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ ہر روز Mother Day مناؤ۔ والدین کی عزت کرو۔ ان سے بہتر سلوک کرو۔ ان کو اُف نہ کہو۔ ان کی خدمت کرو۔ اگر تمہیں توفیق ہے تو انہیں ہر روز تحفہ دو۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ **بچے کی پیدائش کے شکرانے کے طور پر جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے۔ تو لڑکے کے لئے دو اور لڑکی کے لئے ایک کیوں کیا جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ کیا بکرے کی بجائے گائے کی قربانی میں حصہ بھی ڈالا جاسکتا ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ عقیقہ ہوتا ہے اور عقیقے کے لئے تو بکرے یا بھیڑ کی قربانی کا ہی حکم ہے۔ حصے سے متعلق پھر یہ سوال اٹھاؤ گی کہ جائیداد میں مرد کے دو حصے کیوں ہیں اور عورت کا ایک حصہ کیوں ہے؟ کوئی نہ کوئی حکمت تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو کریں۔ ہو سکتا ہے کہ لڑکوں کو لڑکیوں کی نسبت برائیوں سے بچانے کی زیادہ ضرورت ہو۔ تمہیں اس بات پر خوش ہونا چاہئے۔

☆ **ایک واقفہ نَو نے تعلیم کے متعلق سوال کیا کہ وہ میڈیسن سٹڈی کرنا چاہتی ہے کیا اس کی اجازت ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر خواہش ہے اور اس کے مطابق نمبر آتے ہیں تو ضرور کرو۔ لیکن سٹڈی ''چیک ریپبلک'' یا باہر جا کے نہیں کرنی۔ اگر جرمنی میں داخلہ ملتا ہے تو کرنی ہے۔ لڑکیاں وہاں اکیلی نہیں جائیں گی۔ میڈیکل تو کر سکتی ہو لیکن اسی ملک میں رہتے ہوئے۔ ماں باپ جہاں جانے کی اجازت دیتے ہیں لیکن دوسرے ملک میں جا کے نہیں۔

☆ ایک دوسری **واقفہ نَو نے بھی تعلیم کے متعلق سوال کیا کہ بہت واقفات نَو میڈیکل اور میڈیا میں سٹڈی کر رہی ہیں۔ ان کے علاوہ کس فیلڈ میں جانا چاہئے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرنلزم میں بھی جا سکتی ہو۔ ٹیچنگ میں جاسکتی ہیں۔ سائنس میں ریسرچ میں جاسکتی ہیں۔ ٹیچنگ میں جہاں حجاب نہیں لینے دیتے تو جن صوبوں میں منع ہے وہاں کوئی اور پڑھائی کرلو۔ کسی مضمون میں ماسٹرز کرلو۔

☆ ایک واقفہ نَو نے **سوال کیا کہ پاکستان کے حالات کی وجہ سے بہت سے احمدی مختلف ممالک کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔ حضور کا آسٹریلیا کے بارہ میں کیا خیال ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں رستہ ملتا ہے چلے جاؤ۔ آسٹریلیا بھی اچھی جگہ ہے اگر وہاں جانے دیتے ہیں۔

☆ ایک واقفہ نَو نے پوچھا کہ **حضور نے سالگرہ منانی منع کی ہے تو کیا شادی کی سالگرہ بھی منع ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف مَیں نے تو منع نہیں کی۔ کسی نے بھی منائی نہیں اور اسلام میں اس کا رواج نہیں ہے۔ پہلے سب خلفاء منع کرتے رہے ہیں۔ شادی کی سالگرہ کیا ہے۔ شادی والے دن تھوڑا صدقہ نکال دیا کرو جو بھی سالگرہ ہو اور دو نفل پڑھ لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک سال گزار دیا ہے وہ اچھا گزار دیا ہے اور آئندہ بھی اچھا گزار دے۔ اگر اچھا نہیں گزرا تو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال اچھا گزار دے اور خاوند کو عقل دے۔

☆ ایک واقفہ نَو نے **پوچھا کہ کلاس میں شمولیت کے بارہ میں ایک سوال ہے جو سال میں ایک دفعہ ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک پابندی ہے کہ جو سالانہ امتحان میں حصہ نہیں لے سکتے مجبوری کے تحت بھی حصہ نہیں لے سکتے تو کلاس میں شامل نہیں ہو سکتے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کوئی ضروری نہیں کہ سال میں ایک دفعہ ہو۔ کبھی میں آؤں اور میرے ساتھ ہوتی ہے تو میری مرضی ہے کرلوں اور اگر تم لوگوں کی اپنی ہوتی ہے تو وہ تو ہر مہینے یا کچھ عرصے بعد ہونی چاہئے۔ اس سال میں نے وہ پابندی ہٹا دی ہے۔ سارے آئے ہوئے ہیں۔ میں نے تو کہا کہ کوئی پابندی نہیں سارے آجائیں۔ شاید یہاں آ کے اچھا اثر پڑ جائے تو اگلی دفعہ امتحان میں حصہ لے لو۔

☆ **ایک واقفہ نَو نے عرض کی کہ میں بچے کی پیدائش کی وجہ سے امتحان نہیں دے سکی۔** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی مجبوری تھی تو پندرہ دن بعد امتحان دے دیتیں۔ یہ کونسا ایسا بورڈ کا یا یونیورسٹی کا امتحان ہے جو اسی دن ہونا ہے۔ مقصد تو یہ ہے کہ جو دینی معلومات ہیں جو نصاب یا سلیبس مقرر کیا گیا ہے وہ ہر ایک پڑھ لے اور اگر کوئی دس دن بعد یا مہینے بعد بھی دے دیتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ جس وقت جس کو موقع ہے وقفِ نَو والوں کا کام ہے کہ وہ امتحان لے سکتے ہیں۔ کوئی معین تاریخ رکھنا کوئی ضروری تو نہیں۔ مقصد تو یہ دیکھنا ہے کہ جو دینی علم یا نصاب تمہارے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ تم لوگوں

نے پڑھا ہے یا نہیں۔ ہر چیز کو ہوّا بنا دیا ہے انتظامیہ نے۔ ویسے کوئی پابندی نہیں۔

☆ **ایک واقفۂ نَو نے پوچھا کہ واقفات نَو کو آثار قدیمہ کے بارہ میں تعلیم حاصل کرنی چاہئے یا نہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر دلچسپی ہے تو پڑھ لو۔

☆ **ایک واقفۂ نَو نے خانہ کعبہ کے متعلق دریافت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ سے پہلے کیا وہ موجود تھا اور اس کا کیا مقصد تھا؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کوئی مقصد ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ سے پہلے بھی اس کی بنیادیں تھیں۔ انہیں بنیادوں کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی جس پہ انہوں نے عمارت کھڑی کی۔ انہوں نے یہ تو نہیں کہا کہ نئی بنیادیں کھودیں۔ انہیں بنیادوں پہ عمارت کھڑی کی۔ پھر اس پر ایک دَور آیا کہ وہ گر گیا اور ختم ہوگیا۔ پھر ایک دَور آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب نئے سرے سے تعمیر کیا گیا اور پھر جیسا کہ مشہور واقعہ ہے حجر اسود کو لگانے کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا۔ تو مختلف دَور اس پہ آتے رہے ہیں۔ تو یہ جو ہمارا آدم ہے یا یہ دنیا ہے یہ آدم سے کوئی چھ ہزار سال پرانی تو نہیں ہے۔ ہزاروں سال پرانی ہے۔ آسٹریلیا کے ابورجینز کہتے ہیں کہ وہ پینتالیس ہزار سال پرانے ہیں۔ امریکہ کے مقامی لوگ بھی کہتے ہیں اور قرآن شریف کی اپنی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کئی ارب سال پرانی دنیا ہے۔ پھر ابن عربی کے حج کا جو واقعہ ہے۔ وہ حج کر رہے تھے تو ان پر ایک کشفی حالت طاری ہوگئی تو انہوں نے کسی سے پوچھا کہ تم بھی آدم کی اولاد ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ تم کس آدم کی بات کر رہے ہو۔ آدم تو ہزاروں گزرے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے گھر جو بنایا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ سب سے پرانا اور قدیم گھر ہے۔ پہلے بھی اس کا کہیں وجود تھا۔ کوئی سولائزیشن ہوگی جس کے لئے وہ تھا۔

☆ **ایک واقفۂ نَو نے پوچھا کہ جزاک اللہ کا جواب کیا ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جزاک اللہ احسن الجزاء۔ قرآن کریم کہتا ہے هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (الرحمٰن:61) یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے۔ جو جزاک اللہ کہتا ہے وہ تم پر احسان کر رہا ہے تمہارے لئے دعا کر رہا ہے تو تم اس کے لئے دعا کر دو۔ احسن الجزاء دے۔ اور بھی بڑھ کر جزاء کہ تم میرے لئے دعائیں کر رہے ہو۔

☆ **ایک واقفۂ نَو نے پوچھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں جو الہام ہوا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اس کا کیا مقصد ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کی ابھی سمجھ نہیں آئی کیونکہ وہاں پیشگوئی کے الفاظ میں خود لکھا ہوا ہے۔ لیکن اس کے کئی معانی کئے جاتے ہیں۔ مرکز کے لحاظ سے بھی کئے جاتے ہیں۔ مکہ، مدینہ، قادیان اور پھر ربوہ کا مرکز قائم کیا۔ خاص طور پر احمدیوں کی آبادی کے لحاظ سے ربوہ ہی مرکز بنا تھا۔ پھر بھائیوں کے حساب سے بھی، ایک بھائی تھے مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی بیوی سے پہلے بیٹے تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت نہیں کی تھی۔ جبکہ ان کے بیٹے مرزا عزیز احمد صاحب نے کر لی تھی۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں 1930ء میں بیعت کی۔ بیماری کے آخری وقت میں جس کے بعد وہ فوت ہو گئے۔ تو ایک یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بھائیوں کو چار کرنے والا، ملانے والا ہو۔ تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعد میں اور معانی ظاہر کرتا رہے لیکن بہر حال یہ دو ظاہر ہیں۔

☆ **ایک واقفۂ نَو نے ڈارون تھیوری کے متعلق سوال کیا کہ اس تھیوری کے مطابق انسان نے عقلی لحاظ سے بھی ترقی کی ہے اور اب کا انسان پہلے انسان سے عقلی لحاظ سے بہتر ہے کیا یہ درست ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات یہ ہے کہ ڈارون کی Evolution کی تھیوری جس طرح وہ بیان کرتا ہے ہم اس طرح نہیں مانتے۔ لیکن ہم Evolution کو بہر حال مانتے ہیں۔ اب Evolution میں مذہب کے لحاظ سے عقل کے بارہ میں دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح فرما دیا اور حضرت مسیح موعود نے اس کی بڑی وضاحت فرمائی ہے۔ مثلاً دینی لحاظ سے بھی انسان میں دین کے معاملات کو، روحانی معاملات کو جذب کرنے کی جو صلاحیت تھی وہ کم تھی۔ اس لئے پہلے انبیاء مقامی طور پر آتے رہے جو لوگوں کو ہر علاقے میں، ہر شہر میں، چھوٹی چھوٹی جگہوں پہ مقامی تعلیم دیتے رہے اور ان کی تعلیم مکمل نہیں تھی۔ آہستہ آہستہ یہ Evolution یعنی روحانی Evolution ہوتا رہا اور وہ زمانہ آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے کامل اور مکمل تعلیم دی۔ تو دین کامل ہو گیا اور نعمت تمام ہوگئی۔ قرآن کریم کے بارہ میں یہ ہے کہ تا قیامت یہ تعلیم چلے گی۔ اب Evolution ایک لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں روحانی لحاظ سے تو مکمل ہو گیا۔ لیکن اس وقت وہ ایجادیں نہیں تھیں۔ قرآن کریم کی تعلیم مکمل ہوگئی۔ اس لئے قرآن کریم نے بتا دیا کہ ایک زمانہ آئے گا انسان ترقی کرے گا، اس کی سائنس ترقی کرے گی، اس کا دماغ ترقی کرے گا تو زمینوں کو پھاڑ کے دو سمندروں کو ملا دے گا۔ سوئز کنال بھی مل گئی اور پاناما کینال بھی مل گئی۔ پھر انسان کا دماغ مزید ترقی کرے گا تو گھوڑوں خچروں اور اونٹوں کو چھوڑ کے کاروں اور ٹرین اور جہازوں پہ اور بحری جہازوں پہ انجن سے چلنے والے جہازوں پہ سفر کرے گا۔ سیٹلائٹ پہ چلا جائے گا۔ سیٹلائٹ سے ہواؤں میں چلا جائے گا۔ یہ ساری قرآن کریم کی پیشگوئیاں ہیں۔ تو یہ اس زمانے میں صحابہ تو نہیں جانتے تھے کہ کس کس طرح پوری ہوں گی۔ ان کا تصور بھی نہیں تھا ان کا Concept ہی نہیں تھا۔ لیکن آج ہو رہا ہے اور چند سالوں کے بعد ہو سکتا ہے کہ انسان کی ایسی ترقیاں ہوں جو تم لوگوں کی سوچ سے باہر ہوں۔ تم اپنی نانی پڑنانی سے پوچھ لو کہ یہ ہو سکتا ہے تو وہ کہیں گی کہ نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو۔ باقی جب چاند پہ گئے ہیں تو مولوی بھی پاکستان میں کہا کرتے تھے کہ جھوٹ بول رہے ہیں کس طرح جا سکتے ہیں۔ وہ جو راکٹ ہے وہ تو اتنا بڑا ہے اور چاند تو چھوٹا سا ہے تو اس میں کس طرح انسان بیٹھ گیا تو یہ تو سوچ تھی ان کی، اب بھی ہے۔ اس لئے یہ Evolution تو اب بھی سائنسی ترقی کے لحاظ سے تدریجاً ہو رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کہہ کے اس کو مکمل اور کامل کر دیا۔

واقفات نَو کی یہ کلاس ایک بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔